الحمد للہ والمنہ کہ

رسالۂ لاجواب

نمبر ۱۸ صحیفۂ رحمانیہ	**چیلنج محمدیہ**	نمبر ۱۸ برگروہ مرزائیہ

و

صولتِ فاروقیہ

طالبین حق اسپر غور فرمائیں کہ یہ مختصر رسالہ سنہ ۱۳۳۷ھ مطابق سنہ ۱۹۱۹ء مین گروہ مرزائی قادیانی اور لاہوی دونوںکی ہدایت و خیرخواہی کیلئے مشتہر ہوا تھا، اور جواب کیلئے تمام دنیا کے قادیانی کو چیلنج دیا گیا تھا اب سنہ ۱۳۴۰ھ ہے اسوقت تک نہ کسی نبی ماننے والے نے اور نہ کسی مجدد کہنے والے نے دم مارا اڈیٹر الفضل اور خلیفہ قادیان کے نام بھی بھیجا گیا مگر بجز عجز اور سکوت اسوقت تک کچھ جواب نہیں آیا، اب خلیفہ صاحب کی خاص چیلے میاں اللہ مار عرف اللہ دتا کا چیلنج آیا ہے، انھوں نے اپنے خیال میں ممات مسیح ثابت کی ہے اُسکے جواب میں ہم [illegible] ایک رسالہ بھیج چکے ہیں جسکا نام رسائل لاثانی در کذب مسیح قادیانی ہے، اب یہ رسالہ بھیجتے ہیں جس میں مرزا صاحب کا جھوٹا اور بدترین خلائق ہونا نہایت پختہ الہامی اقراروں سے اُنکے خوب روشن کرکے دکھایا ہے اور اُنکے علانیہ افترا پردازیوں اور کذب بیانیوں سے اُنکا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے، مگر نہایت افسوس ہے کہ ہمارے برادر قدیم مرزائی ہماری خیرخواہی پر نظر نہیں کرتے اور عار کی وجہ سے نار جہنم کو پسند کرتے ہیں، اب اس رسالہ کے دوبارہ طبع میں کچھ اضافہ ہوا ہے اور انجام آتھم کی تھوڑی سی عبارت میں مرزا صاحب کی چوّن جھوٹ دکھائے گئے ہیں اب اللہ دتا بتائیں کہ ایسا اقراری جھوٹا اور ہر بد سے بدتر مسیح موعود ہو سکتا ہے؟ حضرت مسیحؑ کا مرنا ایسے کذاب کو مسیح موعود نہیں بنا سکتا

حسب امداد عالی ہمت جناب محمد نجم الدین احمد صاحب انسپکٹر پولیس استھانوی

منشی سراج الدین احمد پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

اسکے بعد یہ خیرخواہ تمام مرزائی گروہ کو کلکتہ سے قادیان اور حیدرآباد و افریقہ تک چیلنج دیتا ہے کہ میرے رسالہ کا جواب دیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تقریری جوابدیں یا تحریری، تقریری کی صورت یہ ہے کہ کلکتہ میں قادیان میں، لکھنؤ میں، دہلی میں جلسہ عام کریں، اور مجھے اطلاع دیں میں اُس جلسہ میں تن تنہا یا اپنی جماعت کے ہمراہ حاضر ہونگا، اور اُسی جلسہ میں ایک ایک قول حاضرین جماعت کو سناؤنگا، اور جواب طلب کرونگا، مگر کامل دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی کسی مقام کا جواب نہیں دے سکتا اور ہرگز نہیں دیسکتا، اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے کہ ہادی مطلق نے نہایت روشن طریقے سے مخلوق پر ایک بڑے ہوشیار کذاب و مفتری کے کذب کو اُسی کے اقوال سے دکھادیا، اور کامل طور سے حجت تمام کردی، پانچواں مہینہ ہے کہ اسکے لاجوابی کا ثبوت خداتعالیٰ نے اسطرح دکھایا، واقعہ یہ ہوا کہ قادیانی اور علمائے دیوبند سے تحریری مناظرہ ہو رہا تھا، اور علمائے دیوبند کے متعدد رسالے اور اشتہارات چھپ رہے تھے مگر اڈیٹر الفضل کے گیارہویں نمبر کا جواب غالباً علمائے دیوبند نے اسوقت تک مشتہر نہیں کیا تھا اڈیٹر صاحب سمجھے کہ ہمارے جواب سے علمائے دیوبند عاجز ہوگئے اسلیئے وہ نمبر فخریہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر میں بھیجدیا، چونکہ علمائے دیوبند سے مباہلہ پر بحث شروع ہوئی رہتی اسوجہ سے اس

چیلنج محمدیہ کے پہلے ہی صفحہ پر یہ مضمون لکھکر کہ جس مدعی کا جھوٹا ہونا اُسکے پختہ اقراروں سے ثابت کردیا ہو جیسا کہ اس رسالہ میں دکھلایا گیا ہے، جس میں سات اقرار مرزا صاحب نے اپنے جھوٹے ہونے کے کئے ہیں، پھر ایسے علانیہ جھوٹے کی صداقت پر کوئی فہمیدہ مباہلہ کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں کچھ دنوں کے بعد پھر اُسی اشتہار کے سرورق پر یہ لکھا آیا کہ مباہلہ تو آخری فیصلہ ہے ۲۰ رجب سنہ ۱۳۳۸ھ کو یہاں سے جواب گیا کہ آخری فیصلہ اگر ہے تو اُسکے لئے ہے جسکا فیصلہ نہوا ہو جسکا فیصلہ خود مدعی کی زبان سے ہوگیا اور قطعًا اور یقینًا اُس کا جھوٹا ہونا ثابت کردیا گیا ہو، پھر اسکے لئے دوسرا فیصلہ بیکار ہے اس مضمون کو کچھ تفصیل سے لکھکر اور چھپوا کر اڈیٹر الفضل اور مرزا محمود خلیفہ قادیان کو بھیجدیا گیا اب دوسرا سال تمام ہوتا ہے اسوقت تک تو صدائے برنخواست کا مضمون ہے اور آئندہ بھی یہی ہوگا، مگر افسوس ہے کہ اس علانیہ طور سے جھوٹے ثابت ہوئے مگر ایسے جھوٹے کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲ میں اس جواب کی تفصیل ملاحظہ ہو،

لہ ۲۸ شعبان سنہ ۱۳۳۸ھ میں رحمانیہ پریس مونگیر میں چھپا ۱۲

برادران اسلام پورے طور سے متوجہ ہوکر میری دردمندی کو ملاحظہ کریں ان دنوں کلکتہ میں ایک دشمنِ اسلام مرزائی غلمدی آیا تھا، اور اپنے ترلقمہ کو ہضم کرنے کے لئے علمائے اہل اسلام اور خصوصًا اُن مجدد وقت کو چیلنج دیتا تھا جنہوں نے پچاس ۵۰ ساٹھ ۶۰ رسالے مرزا کی گذابی کے بیان میں شائع کرکے دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کردیا اور عظیم الشان گمراہی سے بچایا، فیصلہ آسمانی کے تین حصوں کو مشتہر ہوئے برسیں گذر گئیں جسمیں توریت مقدس، اور قرآن مجید سے اور صحیح حدیثوں سے اور انکے علانیہ کذابیوں سے اُنکا جھوٹا ہونا ثابت کردیا گیا اور اُسکے جواب دینے والے کو ہزاروں روپیہ کا انعام دینے کیلئے کہا گیا مگر اسوقت تک قلم نہ اوٹھا سکے، دوسری شہادت آسمانی میں انکی آسمانی شہادت کو کیسا خاک میں ملایا ہے، اور انکے جھوٹ اور فریب دکھائے ہیں، اگر کسی مرزائی کی مجال تو ہوئی کہ سامنے آئے اور اپنے مرشد کی روسیاہی کو مٹائے اور اسکا جواب دے عنقریب رسالہ چشمہ ہدایت چھپا ہے جسمیں انکے اٹھارہ ۱۸ اقوال دکھائے گئے ہیں جن سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں، اس رسالہ میں یہ اقوال

بھی ہیں جو اس چیلنج میں لکھے گئے اور انکے علاوہ اور بھی ہیں اسکا نتیجہ یہ ہے کہ اونکے جھوٹے ہونے کیلئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے اُنکے اقوال اُنکے نہایت پختہ اقرار اونھیں جھوٹا ثابت کرتے ہیں مگر چونکہ مرزا صاحب کا وجود چودہویں صدی میں نمونہ قہر الٰہی تھا اسلیئے اسکا ایک اثر یہ بھی ہے کہ اس فتنہ کی طرف مسلمانونکو کچھ توجہ نہیں ہے احمدی جماعت کی عقل سلب کردی گئی ہے، وہ اپنی اس خیر خواہی کو دیکھتے ہی نہیں اور دہکتی آگ میں گرے پڑتے ہیں اور دوسرونکو اپنے ہمراہ زبردستی گھسیٹے ہیں انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے کرم سے اتمام حجت کیلئے مرزا صاحب کو اُنکے پختہ اقرار دلسے اُنکا مفتری اور جھوٹا ہونا ثابت کردیا اور وہ اقرار جنکے سچے ہونے پر اُنھوں نے نہایت سخت قسم کھائی ہے اور یہ کہا ہے کہ اگر یہ میرا قول سچا نہو تو میں جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ہوں اور انہیں نہایت پختہ اور سچا الہام آلٰہی کہا ہے یعنی اُن اقرار ونکو اُنھوں نے اُسی طرح الہام الٰہی کہا ہے جسطرح اپنے مسیح اور مہدی اور مجدد اور نبی ہونیکے الہام کو کہا ہے، ان دونوں الہاموں میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا، مگر مرزائی حضرات کچھ خیال نہیں کرتے اور ان کے مسیح اور مہدی ہونیکے الہام کو سچا سمجھکر انہیں مہدی اور مسیح مان رہے ہیں اور اُسی قسم کے وہ الہامات جن سے وہ جھوٹے ثابت ہوتے ہیں اُنکی طرف کچھ خیال نہیں کرتے اور ایسے اقراری کذاب سے علیحدہ نہیں ہوتے اور اپنے سچے اور بہی خواہوں کے عجز و نیاز پر بھی رحم نہیں کرتے اور ایسے علانیہ کذاب سے علیحدہ نہیں ہوتے اور دہکتی آگ میں گرنا قبول کرتے ہیں، راقم خیر خواہ اس قسم کے چند اقرار انکی صرف ایک کتاب انجام آتھم سے یہاں نقل کرتا ہے، اور قدرت خدا کا نمونہ دیکھاتا ہے کہ ایسا ہوشیار اور چالاک شخص اپنے ایک رسالہ میں ایک ہی واقعہ کے بیان میں آٹھ نو اقرار ایسے کرتے ہیں جن سے وہ خود جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ثابت ہوتے ہوں یہاں یہانتک کہ اُس نے اپنے جھوٹے ہونے پر قسم کھائی ہو

وہ اقرارات ملاحظہ ہوں، پہلا اقرار (۱) میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشنگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے، اسکی انتظار کرو، (۲) اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری

۱؎ یہ عبارت محاورہ اردو سے غلط ہے مرزا کو تانیث و تذکیر میں امتیاز نہ تھا ۱۲ منہ

نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی (۳) اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کر دیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے، اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے (۴) جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے، کوئی اُسے روک نہیں سکتا" (انجام اتھم ص۳۱) مرزا صاحب کے قول سے ثابت ہوا کہ وعید کی پیشینگوئی رونے دھونے سے رُک نہیں سکتی، یہ اقرار مرزا صاحب نے ۲۲ جنوری ۱۸۹۶ء سے کچھ قبل کیا ہے، اس اقرار کے الہامی اور سچے ہونے پر اسقدر اصرار و پختگی ہے کہ صرف انھیں چار سطروں میں نہایت زوردار چار طریقوں سے اس پیشگوئی کے پورا ہونیکو بیان کیا ہے لیکن الحمد للہ ہر طریقہ سے مرزا صاحب کا کذب ہی ثابت ہوتا ہے تفصیل ملاحظہ ہو، اول طریقہ بیان مرزا صاحب کا یہ ہے "میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے" (جس بات کا پورا ہونا علم الٰہی میں قرار پاچکا ہوئے تقدیر مبرم کہتے ہیں) اسلئے مرزا صاحب کے قول کا مطلب یہ ہوا کہ داماد احمد بیگ کا میرے سامنے مرنا علم الٰہی میں قرار پاچکا ہے، وہ ضرور میرے سامنے مریگا لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ پیشینگوئی پوری نہوئی جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا اسے تقدیر مبرم کہنا محض جھوٹ اور اللہ تعالیٰ پر افترا تھا، اور نہایت ظاہر طریقہ سے مرزا صاحب کاذب و مفتری علی اللہ ثابت ہوئے، اور جب اس جھوٹ کو مرزا صاحب بار بار بولے تو اس طریقہ سے کم سے کم تین جھوٹ مرزا صاحب کے ثابت ہوئے یعنی ایک جھوٹ تین مرتبہ بولے اور اگر جماعت احمدیہ مرزا صاحب کو اس دروغ گوئی سے مبرا سمجھتی ہے، تو دھریونکی مؤید ہے (دوسرا طریقہ نہایت ظاہر طور سے اپنا کمال وثوق اسکے پورا ہونے پر اسطرح ظاہر کیا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائیگی" ہمارے دینی برادران طالبین حق اسپر غور فرمائیں کہ جناب مرزا صاحب نے اپنی صداقت کے اظہار میں اور اپنی نبوت کی دلیل میں نہایت روشن بات پیش کی ہے جسکی صداقت آنکھوں سے معائنہ ہوتی ہے اور جسکا یقین متواتر خبروں سے ہو سکتا ہے، دنیا دیکھ رہی ہے کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے بارہ برس ہوگئے اور خدا جانے انکی ہڈیوں کی کیا حالت

ہوئی ہوگی اور احمد بیگ کا داماد ابتک موجود ہے اور اپنے چہرے کو دکھا کر انکی کذابی کا معاینہ کرا رہا ہے، مگر انکے مریدین ایسے اندھے ہیں کہ ایسی علانیہ بات پر بھی ایمان نہیں لاتے، اور اُس اکذاب کو جھوٹا نہیں سمجھتے جسکے کذب کا معاینہ آنکھوںسے ہو رہا ہے اسپر نظر رہے کہ یہ قول مرزا صاحب کا معمولی نہیں ہے کہ اتفاقیہ کوئی بات کہدی ہو بلکہ اپنی نبوت کی دلیل میں یہ پیشینگوئی کی ہے اور اُس دلیل نے انہیں جھوٹا ثابت کر دیا، تیسرا طریقہ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اسکو بھی

ایسا ہی پورا کر دیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہو گئی، اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے

اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا دخل ہو جاتا ہے، مرزا صاحب تیسرے طریقے میں تمثیل دیکر اپنی پیشینگوئی پوری ہونیکی توضیح کرتے ہیں اور احمد بیگ اور مسٹر آتھم کی نظیر پیش کرتے ہیں لیکن یہ دونوں پیشینگوئیاں بھی جھوٹی ثابت ہوئیں، اسکی تفصیل الہامات مرزا اور فیصلہ آسمانی میں کی گئی ہے، اور اس قول میں مرزا صاحب چار جھوٹ بولے ہیں (۱) یہ کہ یہ پیشینگوئی پوری ہوگی (۲) احمد بیگ کی پیشگوئی پوری ہو گئی (۳) آتھم کی پیشینگوئی پوری ہو گئی (۴) وقتوں میں کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے یہ چوتھی بات بھی محض دروغ اور بناوٹ ہے انبیا کی مقرر کیے ہوئے اوقات میں کبھی استعارہ نہیں ہوتا ہے، یہ مرزا صاحب کی ڈھٹائی ہے اس تیسرے طریقہ میں چار جھوٹ

مرزا صاحب کے ہوئے، چوتھا طریقہ جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے اُسے کوئی روک نہیں سکتا، اس چوتھے جملہ میں مرزا صاحب اپنی پیشینگوئی کی مزید توثیق کے خیال سے اسکو خدا کے یہاں کی ٹھہری ہوئی بات بیان کرتے ہیں جب یہ پیشینگوئی پوری نہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ خدا کے یہاں کی ٹھہری ہوئی بات نہ تھی بلکہ مرزا صاحب جھوٹ بولے اور اللہ تعالیٰ پر افترا کیا مرزا صاحب اپنے پہلے اقرار کے تمام طریقوں سے جھوٹے ٹھہرے البتہ انکا یہ اقرار سچا نکلا، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائیگی مرزا صاحب عمر بھر میں غالباً سوائے اس جملہ کے کوئی سچ نہ بولے ہونگے، اب جماعت احمدیہ فرمائے کہ جب آپ مرزا صاحب کے تمام الہاموں اور انکے اقوالوں کو سچا اعتقاد کر کے ان پر ایمان لائے ہیں تو اس پختہ اور یقینی اقرار پر ایمان لا کر انھیں جھوٹا

کیوں نہیں مانتے، اور اس اقرار میں وہ انہیں جھوٹا کیوں نہیں سمجھتے ہیں، اگر آپ کے خیال میں نبی جھوٹ بولتا ہے یا کسی وقت وحی و الہام کے معنی نہیں سمجھتا تو پھر کسی صاحب عقل کے نزدیک نبی کی کوئی بات لائق اعتبار نہیں ہو سکتی اور نبوت بیکار ہو جاتی ہے ذرا اسمیں غور کرو عقل کو ہاتھ سے نہ دو جب مرزا صاحب کا وہ قول جو اُس نے بار بار کہا ہو اور اُسکو خدا کا الہام بتایا ہو اور اُسے اپنی صداقت کا معیار ٹھہرایا ہو، اور عرصہ دراز تک وہ اپنے اُس غلط دعویکو مشتہر کرتا رہا ہو اور اللہ تعالیٰ اُس غلطی پر اُسے کسی وقت متنبہ نکرے اور دنیا کے روبرو اُسے جھوٹا اور رسوا کرے ایسا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، اور میں نہایت خیرخواہانہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق اور بالخصوص مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ مرزا صاحب کے کذب کو دنیا پر روشن کرکے دکھا دیا اور کسی نافہم اور جاہل کو بھی جائے دم زدن نرہی کیونکہ مرزا صاحب اسکے لائق تھے، وہ جھوٹ بولنے میں ایسے بیباک اور عوام کے فریب دینے کو ایسے جھوٹ بیباکانہ بولے ہیں کہ اہل فہم اُنکے جھوٹ کو اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں چنانچہ اسی اقرار میں مرزا صاحب کے آٹھ جھوٹ دکھائے گئے اور اس سے پہلے اوسی انجام آتھم کے تیسویں ۳۰ صفحہ میں حضرت یونس ؑ کا ذکر کیا ہے اُسمیں متعدد جھوٹ بولے ہیں اسکے ساتھ مرزا صاحب کے اس پیشگوئی کے جھوٹ کو بھی ملا لیا جائے تو مرزا صاحب کے جھوٹ کی تعداد اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے، ناظرین مختصر لفظوں میں اسکی تشریح ملاحظہ فرماویں،

مرزا صاحب کے علانیہ چوّن ۵۴ جھوٹ

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یونس نبی ؑ کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونیکا وعدہ دیا تھا، اور وہ قطعی وعدہ تھا جسکے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی جیسا کہ تفسیر کبیر کے صفحہ ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر در منثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اسکی تصدیق موجود ہے، (حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۳۰) اس قول میں مرزا صاحب کئی دعوے کرتے ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نزول عذاب کا قطعی وعدہ کیا تھا یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر بالیقین

عذاب نازل ہوگا، دوسرا دعوے یہ کہ نزول عذاب کی مدت چالیس ۴۰ دن ہے اور اس مدت کا
ثبوت بھی قطعی ہے کچھ شک وشبہ نہیں ہے اسکے بعد پھر نزول عذاب کی وعید کو قطعی اور یقینی کہتے
ہیں، اور اپنے پہلے قول کی تاکید کرتے ہیں تیسرا دعوے یہ کہ نزول عذاب کیلئے کوئی شرط نہیں
ہے، اب نہایت ظاہر ہے کہ نزول عذاب کیلئے اگر شرط ہوگی تو یہی ہوگی کہ اگر ایمان نہ لائیں تو
اونپر عذاب آئیگا، مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اوسمیں کوئی شرط نہ تھی اسکا مطلب یہی ہوسکتا
ہے کہ وہ ایمان لائیں یا نہ لائیں اونپر عذاب ضرور نازل ہوگا، اسکا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب
کے نزدیک خدا تعالیٰ کسی وقت ظلم بھی کرتا ہے، مرزا صاحب کے یہ تینوں دعوے جھوٹے ہیں،
کہیں سے ثابت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قطعی طور سے بلا شرط بطور نادری حکم کے عذاب کا وعدہ
کر دیا تھا تین جھوٹ یہ ہوئے، چوتھا دعویٰ یہ ہے کہ یہ تینوں دعوے تفسیر کبیر صفحہ ۱۶۴ سے
ثابت ہیں یہ بالکل جھوٹ ہے یہ دعوے نہ تفسیر کبیر کے کسی مقام سے ثابت ہے اور نہ تفسیر
کبیر کے اس صفحہ سے کیونکہ تفسیر کبیر کی آٹھ جلدیں ہیں اور آٹھوں جلدوں کی اس صفحہ سے
اس پیشینگوئی کا قطعی ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہوتا ہے اسلیئے یہ دو جھوٹ ہوئے اور
چونکہ تفسیر کبیر سے تین دعوے ثابت کر رہے ہیں اسلیئے اس میں درحقیقت تین ۳ دونی چھ ۶ جھوٹ
ہوئے پانچواں دعوے یہ ہے کہ تفسیر درمنثور سے بھی یہ تینوں دعوے ثابت ہیں یہ بھی محض
جھوٹ ہے اور چونکہ تین دعوں کا ثبوت اس کتاب سے بھی دے رہے ہیں، اسلیئے تین جھوٹ
یہ بھی ہوئے اور شروع سے یہانتک شمار میں بارہ ۱۲ جھوٹ ہوئے اور چونکہ ان تفسیروں میں احادیث
صحیحہ سے ان دعوونکا ثبوت بتاتے ہیں اور احادیث جمع کا صیغہ ہے جسکے لئے کم سے کم
تین صحیح حدیثوں کا ہونا ضرور ہے اسلیئے اسکے معنی یہ ہوئے کہ ہر دعوے کے متعلق تین
صحیح حدیثیں ہیں اور دعوے تین ہیں تو اس لحاظ سے نو ۹ صحیح حدیثیں ہونا چاہییں اور
چونکہ ان حدیثوں کا حوالہ دو کتابوں سے دے رہے ہیں، اسلیئے نو دونی اٹھارہ ۱۸ صحیح حدیثیں
دونوں کتابوں میں ملا کر ہونا چاہیئے تھا لیکن افسوس کیساتھ میں کہتا ہوں کہ اٹھارہ تو

کیا ہو تیں ایک صحیح حدیث بھی ان دعوونکی ثبوت میں نہیں ہی تو اس اعتبار سے میں کہہ سکتا ہوں کہ تعداد حدیث کے لحاظ سے اٹھارہ جھوٹ یہاں پر مرزا صاحب کے ہوئے اور بارہ پہلے ہوئے تھے تو اب کل میزان تمیس ۳۰ ہوئی اب ایسی حالت میں کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئی جھوٹی نکلی اور دنیا پر اسکا جھوٹا ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو گیا تو مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی پر پردہ ڈالنے کیلئے کہدیا کہ جسطرح حضرت یونس علیہ السلام کا وعدۂ عذاب ٹل گیا اسیطرح مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کا وعدہ ٹل گیا یہ مرزا صاحب کا اکتیسواں ۳۱ جھوٹ ہے کیونکہ حضرت یونس ؑ کا وعدہ عذاب پورا ہوا اور عذاب آیا، جو قرآن شریف کے نص قطعی سے ثابت ہے اور سورہ یونس میں مذکور ہے کہ جب وہ ایمان لائے تو اونپر سے وہ عذاب جو اونپر نازل ہو چکا تھا، خدا نے دور کر دیا اور یونس علیہ السلام کا وعدہ پورا ہوا، بخلاف اسکے کہ مرزا صاحب نے احمد بیگ کے داماد کی موت کے لئے قطعی طور سے بار بار کہا مگر وہ نہ مرا

علاوہ اسکے حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کو پیش کرنا اور اپنی پیشگوئی کے ہمشکل بتانا اسوجہ سے بھی غلط اور سراسر کذب و فریب ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر سے عذاب اسوجہ سے خداوند تعالےٰ نے نازل کرنیکے بعد اُٹھالیا کہ اُنکی قوم ایمان لے آئی اور یہاں تو مرزا صاحب پر وہ لوگ جنکے متعلق مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی آخری دم تک ایمان نہیں لائے، لہٰذا مرزا صاحب کی پیشینگوئی حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی سے دوسرے معنی کے اعتبار سے بھی مختلف ہے اور اس لحاظ سے مرزا صاحب کا اپنی پیشینگوئی کو حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کے ہمشکل ٹھہرا کر لوگونکے سامنے پیش کرنا بتیسواں ۳۲ جھوٹ ہوا، اس کے بعد اسی پیشینگوئی کے ضمن میں مرزا صاحب کی چار سطر کی عبارت بھی قابل دید ہے کہ بالکل بے باک و نڈر ہو کر جھوٹ بولتے گئے ہیں، میں ناظرین کے سامنے وہ عبارت پیش کر کے اوسکے جھوٹ دیکھاتا ہوں، مرزا صاحب حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۱ و ۳۲ میں لکھتے ہیں تو

پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس پیشگوئی کے نفس مفہوم میں شک کیا جائے، کیونکہ ایک وقوع یافتہ

امر کی یہ دوسری جزہے جس حالت میں خدا[۲] اور رسول[۳] اور پہلی کتابونکی[۴] شہادتونکی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈالدی جاتی ہے تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کیلئے منھ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے، اس عبارت میں پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ اس پیشینگوئی کو وقوع یافتہ بات کا ایک جز قرار دے رہے ہیں، حالانکہ محض غلط ہے، کیونکہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ پیشینگوئی کا کوئی حصہ پورا نہیں ہوا جیسا کہ اسکو الہامات مرزا میں خوب اچھی طرح ثابت کیا گیا ہی اس کے بعد لکھتے ہیں خدا اور رسول اور پہلی کتابونکی شہادتونکی نظریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشینگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈالدیجاتی ہی اس عبارت کا مطلب آسان ہے، اسلئے تشریح نہیں کرتا ہوں، اسمیں ایک جھوٹ خدا پر ہوا قرآنمجید میں کہیں اسکا ثبوت نہیں ہے کہ عذاب کی پیشگوئی خوف سے ٹلجاتی ہے اگر کسی مرزائی کو دعوی ہو تو ثابت کرے بلکہ اسکے خلاف متعدد جگہ قرآن مجید میں مذکور[ل] ہے کہ خدا کے وعدہ اور وعید میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ہے، لہذا یہ مرزا صاحب کا دوسرا[۲] جھوٹ ہوا تیسرے یہ کہ اسی مضمون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن حدیثوں میں بھی اس کا ذکر کہیں نہیں ہے یہ تیسرا[۳] جھوٹ ہے، چوتھے[۴] یہ کہ اسکے مضمون کو پچھلی کتابونکی طرف بھی منسوب کرتے ہیں پچھلی کتابیں دس[۱۰] ہیں تو گویا دسونکی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ایک کتاب میں بھی یہ مضمون نہیں ہے اسلئے دس[۱۰] جھوٹ یہ ہوئے، اسکے بعد غضب کی ڈھٹائی کے ساتھ مرزا صاحب اسی مضمون کو اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہیں یہ کسقدر بیباکی و جسارت ہے کہ جس بات کے دس بیس علما بھی قائل نہوں اسکو اجماعی عقیدہ بیان کر دیا اپنے اس قول میں مرزا صاحب نے صرف ایک دو علما پر اتہام نہیں باندھا ہے بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی طرف جھوٹی بات منسوب کر دی ہے کیونکہ اجماعی عقیدہ وہی کہلاتا ہے جسکو تمام مسلمان تسلیم کر لیں اب خیال کرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر اسوقت تک کتنے مسلمان گذرے

ل فیصلہ آسمانی حصہ سوم میں متعدد آیات سے اس دعوی کو ثابت کیا ہے ۱۲ منہ

ہونگے، اور اگر تم تمام مسلمانونکو نہ یو صرف علماء ہی کا شمار کرو اُسوقت بھی کروڑوں کی تعداد ہوجائیگی تو گویا اس قول میں مرزا صاحب کروڑوں جھوٹ بولے اور اگر کروڑوں جھوٹ اسکو نہ کہوگے تو کروڑوں جھوٹ کے مقابلہ کا ایک جھوٹ تو شمار کروگے، اس لحاظ سے اس چار سطر کی عبارت میں چودہ جھوٹ ہوئے اور بتیس ۳۲ پہلے ہوئے تھے اور اس سے قبل آٹھ تو اب میزان کل چون ۵۴ ہوتی ہے خدا کی پناہ جس شخص کے ایک اقرار کی چند سطروں میں چون ۵۴ جھوٹ ظاہر ہوں، اُسکو لوگ نبی مانیں سوا اسکے کیا کہا جائے کہ مرزائیونکی عقلیں سلب ہوگئی ہیں اب جو شخص مرزا صاحب کی صداقت کا مدعی ہو وہ مجمع کرکے ہمارے سامنے انکی صداقت ثابت کرے پھر دیکھے کہ انکا جھوٹا ہونا کسطرح ثابت کیا جاتا ہے، یہ ہمارا چیلنج ہے اور اُس جلسہ میں ہم اس کیلئے انعام بھی مقرر کردینگے اسقدر عرض کرنے کے بعد اب میں پھر مرزا صاحب کے اقرار کیطرف لوٹتا ہوں جسوقت مرزا صاحب نے داماد احمد بیگ کے اپنے سامنے نہ مرنے پر اپنے جھوٹے ہونیکا اقرار عام طور سے مشتہر کیا تو خاص طور سے بعد میں علما کو بھی خط لکھا ہے، اور عربی اور فارسی کی قابلیت دیکھائی ہے اور ۱۲ صفحوں پر اسی پیشینگوئی کا ذکر کیا ہے، اور علما کی شکایت کی ہے کہ احمد بیگ کا داماد پیشینگوئی کی میعاد میں نہیں مرا، وایں برخلاف آں وعدہ تاکیدی است کہ در الہام بود، پھر اسکے جواب میں ایک طوفان بے تمیزی کا اُٹھایا ہے، اور صہ ۲۱۴ پر پہونچکر اوسکے مرنیکا جدید الہام بیان کیا ہے اور الہام سابق کی اوسے تفصیل قرار دی ہے اور صہ ۲۱۵ میں اس مضمون کا اعادہ کیا ہے، پھر صہ ۲۱۶ میں تیسرا الہام اسی داماد احمد بیگ کی موت کی بابت بڑے زور سے پیش کرتے ہیں اور اسمیں کسی شرط کو بیان نہیں کرتے اور اسکی تعریف عربی اور فارسی میں اسطرح کرتے ہیں،

عبارت عربی	عبارت فارسی
وتجلی ھذا الالھام کالنور فی الظھور ورفع الحجب کلھا من السر المستور	وایں الہام در ظہور مانند نور تجلی کرد و ہمہ حجاب ہا کہ بر راز پوشیدہ بود از میان

کان ھذا شرحًا مبسوطًا للالہامات السابقة وتفصیلًا للکلام المجملة الکشفیة وبیانًا واضحًا للسامعین	برداشت وایں الہام برائے الہامات سابقہ بطور شرح بود مبسوط وبرائے کشوف مجملہ تفصیلے بود واضح ؁

اس کا حاصل یہ ہے کہ اوسکے مرنے کی اس تیسرے الہام نے پہلے الہامونکی ایسی واضح شرح کردی کہ کسی طرح کا شبہ نرہا، اور آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہوگیا کہ احمد بیگ کا داماد ضرور میرے سامنے مریگا، ان مکرر الہاموں اور یقینی شرح بیانونسے یامر بھی بخوبی ظاہر ہوگیا کہ جسطرح مرزا صاحب کو اپنے مجدد اور مسیح اور نبی ہونیکا یقینی الہام ہوا تھا یہ الہام بھی یقین اور وضوح میں اُس سے کم نہیں ہے بلکہ الہام کی یہ شرح تو اسکی مقتضی ہے کہ مسیحی الہام سے یہ الہام زیادہ واضح اور یقینی ہے کیونکہ اُن الہامونکی ایسی تعریف کہیں دیکھی نہیں گئی اس کا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ جب اس الہام سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا تو مسیحی الہام بھی قابل اعتبار نرہا خوب خیال رکھیے کہ یہ محکم اور شرح الہام جسکا بیان ابھی کیا گیا مرزا صاحب نے عربی اور فارسی دونوں میں لکھا ہے، مگر صرف انکی فارسی عبارت نقل کرتا ہوں،

دوسرا اقرار

اصل عبارت	مطلب
بیان آں این ست کہ خدا تعالی امرا در بارہ قبیلہ من مخاطب کرد وگفت کہ ایں مردم مکذب آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند پس من ایشاں را نشانے خواہم نمود۔ وبرائے تو ایشاں را کفایت خواہم شد وآں زن راکہ زنِ	مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اللہ تعالے نے میرے کنبہ کے باب میں فرمایا کہ یہ لوگ میرے نشانونکے منکر ہیں اور انھیں ہنسی اور مذاق میں اُڑاتے ہیں انکو میں ایک معجزہ دیکھاؤنگا اور وہ معجزہ یہ ہی کہ احمد بیگ کی لڑکی کو تیرے پاس واپس لاؤنگا یعنی اُس لڑکی کا نکاح ایک

احمد بیگ را دختر ست باز بسوے تو واپس خواہم آورد
یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیروں شدہ
باز بتقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رد کردہ خواہد شد
در کلمات خدا و وعدہ ہائے او ہیچکس تبدیل نتواند کرد

وخدائے تو ہرچہ خواہد آں امر بہر حالت شدنی است
ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند پس خدا تعالی
بہ لفظ فسیکفیکھم اللہ سوئے ایں امر اشارہ
کرد کہ او دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن
مانعان بسوئے من واپس خواہد گرد
و اصل مقصود میرانیدن بود۔ تو میدانی
کہ ملاک ایں امر میرانیدن ست وبس ص ۲۱۶ و ۲۱۷

ؤ ؤ ؤ ؤ ؤ ؤ

اجنبی غیر کفو سے ہو گیا ہے اسلئے وہ اپنے قبیلہ سے خارج
ہو گئی ہے مگر تیرے نکاح میں آنے سے پھر اپنے قبیلہ
میں آجائیگی خدا کی باتوں اور اُسکے وعدوں کو کوئی
بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالی جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا
ہے کسی طرح ملتوی نہیں رہ سکتا۔ مثلاً اس لڑکی کا مرزا
کے نکاح میں آنا خدا تعالی کی انہیں باتوں میں ہے
جو کسی وقت ملتوی نہیں ہو سکتیں) اللہ تعالی کے
الہام میں لفظ فسیکفیکھم اللہ اسی طرف
اشارہ کرتا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح میں آنیکے جو
مانع ہیں اور روک رہے ہیں اونہیں مار کر اُس لڑکی
کو میرے نکاح میں لائیگا اور اصل مقصود خداوندی اُن
مانعوں کا مار ڈالنا ہے''

اس قول سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں (۱) اللہ تعالی مرزا صاحب کے کہنے سے لوگوں کو نشان
یعنی ایک خاص معجزہ دکھانے کا وعدہ کرتا ہے (۲) وہ معجزہ یہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی
کا نکاح جو غیر کفو میں ہو گیا ہے اُس کا شوہر مریگا اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح کے ذریعہ
سے اپنے قبیلہ میں آئیگی یہ دو وعدہ الٰہی ہیں ایک یہ کہ احمد بیگ کا داماد مریگا، دوسرا یہ کہ اُسکی
بیوی مرزا کے نکاح میں آئیگی (۳) خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں (۴) اس لڑکی کا مرزا
صاحب کے نکاح میں آنا خدا تعالی کی اُن باتوں میں ہے جسکی نسبت مرزا صاحب یا اُن کا
الہام یہ کہتا ہے کہ بہر حال شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند''
(۵) اصل مقصود خداوندی احمد بیگ کے داماد وغیرہ کا مار ڈالنا ہے'' ان باتوں کا
خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالی کا وعدہ اور اُسکی مشیت یہ ہو چکی ہے کہ اُس لڑکی کا شوہر مریگا

اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی یہ امر کسی طرح ملتوی نہیں ہو سکتا یعنی مذکورہ دونوں وعدے ضرور پورے ہونگے اور نکاح میں آنا کیا معنی بلکہ نکاح میں آچکی ہے کیونکہ بقول مرزا صاحب اللہ تعالےٰ نے اس کا نکاح آسمان پر کر دیا ہے اسی وجہ سے اس کا لقب منکوحۂ آسمانی دنیا میں مشہور ہو گیا،

اب خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اسکے نکاح میں لانیکا پختہ وعدہ کیا پھر اُسکے ظہور کی پختگی کیلئے آسمان پر نکاح بھی خود پڑھا دیا، اسلئے اُسکا ظاہر ہونا ہر حالت میں ضروری کسیوجہ سے یہ ملتوی نہیں ہو سکتا، اسکو نہ کوئی شرط روک سکتی ہے اور نہ کسی کا رونا دھونا اُسے ملتوی کر سکتا ہے اگر ایسا پختہ وعدہ بھی پورا نہو تو اُسکے کسی وعدہ پر اطمینان نرہیگا اور اُسکے نبی کی نبوت اور اُسکا تمام کلام بیکار ہو جائیگا کسی پر اعتماد نرہیگا، اب مرزا صاحب کی خبط الحواسی یا دفع الوقتی اور فریب دہی ملاحظہ کیجئے مدت کے بعد جب وہ احمد بیگ کا داماد مرا اور اُسکی بیوی مرزا کے نکاح میں نہ آئی اوسوقت ایک نے دریافت کیا کہ وہ عورت تو تمہارے نکاح میں نہ آئی اور تم جھوٹے ہوئے تو اپنے رسالہ حقیقۃ الوحی میں اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ وہ پیشینگوئی شرطی تھی اور اُس عورت نے شرط کو پورا کر دیا اسلئے وہ پوری نہوئی، اب مرزائی حضرات دیکھیں کہ یہاں تو نہایت صاف طور سے کہہ رہے ہیں کہ

بہر حال شدنی ست ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند" یعنی اس نکاح کا ملتوی ہونا ممکن نہیں ہے ہر طرح اوسکا ظہور ہوگا، اور حقیقۃ الوحی میں اس کے التوا کے لئے ایک جھوٹی شرط پیش کرتے ہیں یہ علانیہ فریب نہیں تو اور کیا ہے،

ف مرزا کے تین جھوٹ اور خدا پر افترا ۱۲

ناظرین اسپر خوب غور فرمائیں کہ یہاں مرزا صاحب نے تین وعدے الٰہی بیان کئے ہیں جنکا پورا ہونا وہ ضرور بیان کرتے ہیں جنہیں کوئی شئے روک نہیں سکتی، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کے کہنے کے لوگونکو معجزہ دکھائیگا، دوسرا یہ کہ احمد بیگ کی لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں لائیگا تیسرا وعدہ یہ کہ احمد بیگ کے داماد وغیرہ کو مرزا صاحب کے روبرو

مار یگا، اُس کا مرنا مرزا صاحب کے لئے وعدہ ہے اور اسکے لئے وعید ہے اور تیسرے وعدہ کی نسبت کہتے ہیں کہ اصل مقصود خداوندی اس وعدہ کا پورا کرنا ہے یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں احمد بیگ کے داماد کو مارنا، اب دنیا نے دیکھ لیا کہ ان تین وعدوں میں سے کوئی وعدہ الٰہی پورا نہوا یہانتک کہ جس وعدہ کا پورا ہونا عین مقصود خداوندی بتایا تھا وہ بھی پورا نہوا اسلیئے اس قول سے خدائے قدوس پر دو عیب مرزا صاحب نے ایسے لگائے جس سے اُسکی خدائی درہم برہم ہوگئی، کیونکہ یہ وہ وعدے ہیں جو اُس نے نہایت پختگی سے بار بار مرزا صاحب سے کئے ہیں اور ایسے پختہ وعدونکو اُس نے پورا نکیا، اسلیئے اوسکے تمام وعدے جو شریعت محمدیہ میں اسنے کئے ہیں وہ سب بیکار ہوگئے، اُن میں کوئی وعدہ قابل وثوق نہیں رہا تیسرے وعدے کے پورا نہونے سے وعدہ خلافی کے علاوہ اُسکا عاجز ہونا بھی ثابت ہوا کیونکہ مرزا صاحب کے قول کے بموجب وہ اپنے اصلی مقصود کو پورا نہ کرسکا، اور احمد بیگ کے داماد کو نہ مار سکا اور اپنے اور اپنے رسول کے قول کو جھوٹا اور دنیا کے نزدیک غیر معتبر ٹھہرادیا اور پورے طور سے دہریونکی تائید کی، اے مرزائیو اس اعتراض کا کوئی جواب ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ پُرانے اعتراض نہیں ہیں بلکہ نئے ہیں اور اسطرح کے ہیں کہ ان سے آپکے پُرانے جوابات ردی ہوگئے اور آپکے مرشد اپنے اقرار دسے یقیناً مفتری اور دہریونکے موئید بلکہ پوشیدہ دہریہ ثابت ہوئے اسکے بعد صـ۲۲۲ تک وہ میعادی جھوٹی پیشینگوئی کے متعلق اپنی سلطان القلمی دکھائی ہے اور خوب جھوٹی باتیں بناکر یہ دکھایا ہے کہ وہ پیشینگوئی اسوجہ سے ملتوی ہوگئی یعنی احمد بیگ کا داماد اسوقت تک نہیں مرا مگر اب صـ۲۲۳ میں اوسکے مرنیکے لئے پھر پیشینگوئی کرتے ہیں

تیسرا الہامی اقرار

اور بڑے زور وشور کا قسمیہ اقرار

جس سے قدرت خدا نظر آتی ہے کہ ایسے چالاک اور ہوشیار مدعی کو اُسکے نہایت صاف اور مستحکم اور قسمیہ اقرار سے دنیا کو جھوٹا دکھاکر اپنی قدرت کا نمونہ معائنہ کرایا ہے طالبین حق

ملاحظہ کریں کہ ایک پیشینگوئی ہے داماد احمد بیگ کی اب اُسکی صداقت اور اپنے اعتماد کا اظہار متعدد زبانوں اور مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے یہ دوسرا طریقہ ہے یہاں اپنی قابلیت کے اظہار میں عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں اپنا مدعا بیان کیا ہے مگر عربی میں زیادہ زور ہے اور اُنکا مدعیٰ بھی عربی زبان میں زیادہ واضح ہوتا ہے اسلئے میں انکی عربی عبارت نقل کرکے اوسکا مطلب لکھتا ہوں

عربی عبارت

ثم ما قلت لکم ان القضیة علی هذا القدر تمت والنتیجة الاخرة هی التی ظهرت وحقیقة النباء علیها ختمت بل الامر قائم علی حاله

مطلب

میں پھر تم سے کہتا ہوں کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ اس پیشینگوئی کی حالت اسی پر ختم ہوگئی یعنی مذکورہ وجوہات سے احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور اب وہ ہمارے حیات میں مریگا اور پیشینگوئی کی حقیقت اسی پر ختم ہوگئی ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اصل بات بدستور اپنی حالت پر قائم ہے" یعنی وہ پیشینگوئی ضرور پوری ہوگی اور احمد بیگ کا داماد میری زندگی میں مریگا، (یہانتک مدعا تمام ہوگیا،)

اب اس پر کمال وثوق اور اعتبار کے لئے تاکیدی جملے تحریر کرتے ہیں،

اظہار کمال وثوق کے لئے تاکیدی جملے

اونکی عبارت عربی یہ ہے

(۱) ولا یرده احد باحتیاله (۲) والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم (۳) وسیاتی وقته بفضل الله الکریم (۴) فوالذی بعث لنا محمد المصطفی وجعله خیر الرسل وخیر الوریٰ (۵) ان هذا حق فسوف تری وانی اجعل هذا النباء معیارا لصدقی او کذبی (۶) وما قلت الا بعد ما انبئت من ربی (انجام آتھم صـ ۲۲۳)

مطلب

(۱) کوئی شخص اُسے کسی طرح ٹال نہیں سکتا (۲) کیونکہ خدائے بزرگ کیطرف سے اُسکا ہونا تقدیر مبرم ہے یعنی اُسکا ظہور میں آنا علم آلہی میں قرار پاچکا ہے وہ ٹل نہیں سکتا اور اُسکا علم بعض وقت انبیا کو دیا جاتا ہے اسمیں اجتہادی غلطی نہیں ہوسکتی (۳) اور اُسکے ظہور کا وقت عنقریب آنیوالا ہے (اسکے بعد اپنے بیان کے سچے ہونے پر قسم کھاتے ہیں) (۴) اُس خدائے بزرگ کی قسم ہے جسنے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اُنہیں بہترین مخلوقات بنایا، کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اور پیشینگوئی کر رہا ہوں اُسکا ظہور میں آنا حق ہے اُسکا ظہور تو عنقریب دیکھ لیگا (۵) اور میں اس پیشینگوئی کو اپنے سچے یا جھوٹے ہونیکی معیار قرار دیتا ہوں اگر یہ پیشینگوئی سچی ہو جائے تو میں سچا ہوں اور اگر جھوٹی نکلے تو جھوٹا ہوں (۶) اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ وہی کہا ہے، جو میرے پروردگار نے مجھے اطلاع دی ہے"

مذکورہ عربی عبارت بعینہٖ نقل کی گئی ہی جسے انھوں نے اپنے کامل اعتماد وظہور کیلئے بقلم جلی لکھا ہے، اور کسی مقام پر اسکے شرطی ہونیکا ذکر نہیں کیا بلکہ قسم کھا کر ہر طرح اُسکا پورا ہونا بیان کیا ہے، ناظرین اس پر خوب نظر کریں کہ داماد احمد بیگ کے مرنیکی پیشینگوئی کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ بدستور قائم ہی اور وہ میری زندگی میں ضرور مریگا اب اسکے وثوق اور اعتماد ظاہر کرنے کیلئے چھ جملے مرزا صاحب نے لکھے ہیں جنپر میں نے ہندسہ دیدیا ہے، اُنمیں سب سے زیادہ تاکیدی جملہ وہ ہی جسمیں مرزا صاحب نے اس خبر کے صحیح ہونے پر قسم کھائی ہے اور قسم بھی بڑے زور کی ہے جسمیں انھوں نے اپنی فراست سے ایک لطیف اشارہ رکھا ہے، وہ یہ کہ قسم کھانیوالا اس خدائے عالی ذات کا بندہ ہے جسنے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عالی صفات کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور اُسی عالی مرتبہ نبی کا ارشاد ہے کہ مسلمان یعنی میرا امتی جھوٹ نہیں بولتا پھر جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے، اسطرح قسم کھانیکی یہ وجہ ہے کہ اہل علم اس قسم پر کامل وثوق کریں، آخری جملہ میں اُنکا یہ کہنا کہ میں نے وہی کہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہی اپنی صداقت کے اظہار کی تاکید ہی کیونکہ وہ کہہ چکے ہیں کہ پیشینگوئی بغیر خدا کے خبر دے کوئی نہیں کرسکتا، اور کسیکے مرنیکی خبر دینا پیشینگوئی ہے اسلئے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ خدا سے خبر پاکر یہ پیشینگوئی کر رہے ہیں مگر مرزا صاحب تو سلطان القلم ہیں اپنے اظہار صداقت کو انتہا مرتبہ تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ مخاطب کے دل میں کمال مرتبہ کا وثوق بیٹھ جائے گر یہاں خدا کی قدرت نمائی قابل ملاحظہ ہے کہ اُنکی سلطان القلمی اور اظہار قابلیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دربار اسلام میں اپنے نہایت محکم بیان اور پختہ قسم سے جھوٹے ہوئے اور اپنے مقرر کردہ معیار سے کاذب و مفتری علی اللہ ثابت ہوئے، الحمد للہ علی احسانہٖ کہ اُسنے اپنی بہت مخلوق پر رحم فرمایا کہ واقعی کذاب کے کذب کو اُسی کے قسمیہ اقرار سے دنیا پر آشکارہ کرکے ہر ایک پر اپنی حجت تمام کردی جسکے مرنیکی نسبت اسقدر وثوق ظاہر کیا گیا، اور بار بار مختلف عنوان سے اُسے بیان کرکے اوسپر وثوق دلایا گیا، مگر اُنکے اس تمام اہتمام نے اُن کے کذب کو خوب روشن کردیا وہ احمد بیگ کا داماد جسکے جلد مرنیکی نسبت یہ زور دار بیان ہو رہا ہے اور اوسپر قسم کھائی جاتی ہی، وہ ابتک موجود ہی اور مرزا صاحب کی ہڈیاں بھی قبر میں سڑ کر خاک

میں بلکتی ہونگی، اور اُنکی روح پر خدا جانے کسطرح کا عذاب ہو رہا ہوگا جسکا جی چاہے قبر کھود کر دیکھے
اے حضرات مرزائیو اسکا کچھ جواب ہو سکتا ہی، اے قادیانی اور لاہوری مرزائیو
یہ تو بتاؤ کہ سنہ ۱۹۰۸ء میں احمد بیگ کا داماد مرکر بہشتی مقبرے میں دفن ہوا؟ یا مرزا صاحب آپکے
مرشد اپنے پیشینگوئی کو نہایت حسرت سے جھوٹی دیکھتے ہوئے اپنے دشمن کے روبرو دنیا سے گذر
گئے اور اپنے مقرر کردہ معیار سے دنیا کے روبرو جھوٹے ثابت ہوئے، خدا کیلئے یہ بتادو، کہ اب
تمہیں اُنکے جھوٹے ماننے میں کیا عذر ہے، اب تو اُنکے اقرار سے اُنکے تمام نشانات جھوٹے ہو گئے
انکے تمام دعوے جھوٹے نکلے جیسے امت محمدیہ کے دوسرے جھوٹے مدعیوں کے، کہو میاں حیدرآبادی
جنرل مرچنٹ انھیں دعووں پر آپکا چیلنج ہی، مدعی سست گواہ چست، ایجناب جب
آپکے مدعی جنکے دعوے آپنے اپنے چیلنج میں نقل کئے ہیں خود اپنے اقراروں سے جھوٹے ہو رہے ہیں
اور انکی مقرر کردہ معیار انھیں کاذب کہہ رہی ہی تو آپکو ان دعووں کے جھوٹا ماننے اور مدعی کے
کاذب یقین کرنے میں کیا عذر ہے، بیان کیجئے، کیا ممکن ہی کہ ایسا اقراری جھوٹا اور خدائے
قدوس پر اتہام لگانیوالا سچا ہو جائے اور اُسے بزرگی کا خطاب دیا جائے استغفر اللہ آسمان
وزمین ٹلجائے مگر یہ نہیں ہو سکتا جسطرح چاہے اسکی تصدیق کر لیجئے کلکتہ کے مرزائی
انجمن سے بھی ہم یہی کہتے ہیں انجام آتھم سے تو مرزا صاحب کی صداقت کا خاتمہ ہو لیا، اب
اُسکا ضمیمہ بلاحظہ کیجئے اُسکے صفحہ ۱۴ میں اپنے مخالفوں کے روبرو اپنی صداقت کے ثبوت میں دو الہام لکھتے ہیں

چوتھا اقرار

پہلا الہام، ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک، یعنی اے عورت (عورت سے
مراد احمد بیگ ہوشیارپوری کی بیوی کی والدہ ہی) توبہ توبہ کر کہ تیری دختر اور
دختر دختر پر (یعنی تیری بیٹی اور تیری نواسی پر) بلا نازل ہونیوالی ہی اسوا ایک بلا تو
نازل ہو گئی کہ احمد بیگ فوت ہو گیا، اب بنت البنت (یعنی نواسی) کی بلا باقی ہے جسکو خداتعالی
نہیں چھوڑیگا جب تک پورا نکرے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴) یہ چوتھا اقرار ہے اس میں بھی

نہایت زور سے مذکورہ پیشینگوئی کی نسبت اپنا وثوق بیان کر رہے ہیں، اسپر خوب نظر رہے کہ اس الہام سے مرزا صاحب یہ ثابت کر رہے ہیں کہ احمد بیگ کی خوشدامن یعنی ساس پر دو بلا آئینگی ایک اسکی بیٹی پر یعنی اُسکا شوہر احمد بیگ مریگا، دوسری بلا اُسکی نواسی پر یعنی اُسکا شوہر بھی مریگا اور وہ بیوہ ہوگی، پہلی بلا کا ظہور تو ہوگیا یعنی احمد بیگ تو چھ ماہ میں مرگیا، اب اسکی نواسی کی بلا باقی ہے، یہ امر لایق یاد رکھنے کے ہے کہ ۱۸۸۸ء میں مرزا صاحب نے پیشینگوئی کی تھی کہ احمد بیگ تین برس کے اندر مریگا، اور اُسکا داماد ڈہائی برس کی اندر مگر اس مدت میں نہ مرا اور انکی پیشینگوئی جھوٹی ہوئی اسکے بعد پھر پیشینگوئی کی جسکا حاصل یہ ہے کہ میری زندگی میں وہ ضرور مریگا اور اسکی بیوی ضرور میرے نکاح میں آئیگی رسالہ انجام آتھم میں اس پیشینگوئی کے سچا ہونے پر نہایت اصرار ہی اور مختلف طور سے اسکی صداقت کا اظہار کرتے ہیں، یہ چوتھا طریقہ انکی اصرار کا ہے، اور لکھتے ہیں کہ خداتعالےٰ اسکو بھی نہیں چھوڑیگا اور اس وعید کو بھی ضرور پورا کریگا، اس بیان سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ پیشینگوئی شرطی تھی یا غیر شرطی مگر یہ وعید ہر طرح پوری ہوگی مگر اب تو آفتاب نیمروز کیطرح ظاہر ہوگیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور مرزا صاحب کو مرے ہوئے برسیں گذر گئیں اور وہ اب تک زندہ موجود ہے اسلیے مرزا صاحب اپنے پختہ اقراروں اور اپنے الہام سے جھوٹے ثابت ہوئے اور انہوں نے خداتعالےٰ پر جھوٹ کا الزام لگایا،

پانچواں اقرار

دوسرا الہام، دہلی میں شادی ہونے سے پہلے کا وہ یہ ہے، بکر و ثیب یعنی مقدر یوں ہی کہ ایک بکر سے شادی ہوگی، اور پھر بعدہ ایک بیوہ سے (ضمیمہ انجام آتھم صـ۱۴ سطر ۱۶) (مرزا صاحب کو کیسے کیسے الہام ہوتے ہیں جیسے بقول مشہور بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں، اور ایسے جملے القا ہوتے ہیں کہ بقول المعنی فی بطن الشاعر، سوائے مرزا صاحب کے کوئی اُنھیں سمجھ نہیں سکتا، اس الہام کو ملاحظہ کر لیجیے، یہ الہام اور اُسکا مطلب بیان کر کے

بعد فرماتے ہیں) جہاں کرسی پر بیٹھکر میں نے اُسکو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی

نام و نشان نہ تھا اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تھا پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ (الہام) خدا کا نشان تھا جسکا ایک حصہ اس نے دیکھ لیا (یعنی دہلی میں کنواری لڑکی سے شادی ہو گئی) اور دوسرا

حصہ جو ثیب یعنی بیوہ کی متعلق ہی دوسرے وقت میں دیکھ لیگا (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴) یعنی احمد بیگ کی لڑکی بیوہ ہوگی اُسکا داماد مریگا، اور اُسکی بیوی ثیبہ سے میرا نکاح ہوگا، اور اس الہام کا دوسرا حصہ پورا ہوتے شیخ محمد حسین بٹالوی دیکھ لیگا، اب ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ پہلے حصہ کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوا مگر دوسرے حصہ کی نسبت تو آسمانی فیصلہ ہو گیا کہ اُسکا ظہور نہیں ہوا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کی لڑکی بیوہ نہیں ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد نہیں مرا، اور اُس کی بیوی ثیبہ جسے منکوحہ آسمانی کا خطاب ہو چکا تھا (یعنی مرزا صاحب کے بیان کی بموجب اللہ تعالی نے اُسکا نکاح مرزا صاحب سے پڑھا دیا تھا، مگر وہ فرضی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں کسیوقت نہ آئی اور اس سے صرف مرزا صاحب ہی جھوٹے نہیں ہوئے بلکہ اُنھوں نے اپنے خدا پر سخت عیب لگایا کہ اُسے آیندہ کیحالت معلوم نہ ہوئی اور ایک عبث فعل آسمان پر کرکے مرزا صاحب کو رسوا کیا اسکے بعد بعض اور جھوٹے نشانات بیان کرکے داماد احمد بیگ کی پیشینگوئی پورا نہ ہونیکی وجہ میں باتیں بنائی ہیں جسکا حاصل یہ ہی کہ احمد بیگ کے مرجانے سے چونکہ اُسکو بہت خوف اور غم ہوا، اور اُسنے توبہ کی اسلیے اُسکی موت میں تاخیر ہو گئی مگر اُسکا پورا ہونا ضرور ہے یہ محض غلط ہی اُسکا جھوٹا ہونا دیکھا دیا گیا پھر صفحہ ۵۳ میں مذکورہ پیشینگوئی کے ظہور پر کمال وثوق و اعتبار نہایت شائستہ اور مہذب الفاظ سے بیان کرتے ہیں، اور اپنی تہذیب اور جمالی ظہور کا معائنہ کراتے ہیں ملاحظہ ہو،

چھٹا اقرار اور نہایت معتمد قول

(مرزا صاحب فرماتے ہیں)

بھلا جسوقت یہ سب باتیں پوری ہو جائینگی (یعنی احمد بیگ کا داماد مرجائیگا اور اسکی بیوی میرے نکاح میں

لہ مرزا محمود کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد وہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں، یعنی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرا جنم لیا ہے مگر پہلا ظہور جلالی تھا، اور مرزائی جنم میں جمالی ہے یعنی کسی قسم کی سختی نہیں ہی مگر اُنکے اس قول کو دیکھا جائے کہ مسلمانوں کی سچی بات کہنے پر کسقدر سخت کلامی کر رہے ہیں اس سے زیادہ جلال تو اُنکے اختیار میں نہیں تھا، ۱۲ منہ

آجائیگی) توکیا اُس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہینگے؟ اور کیا اُس دن یہ تمام لڑنیوالے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائینگے؟ ان بیوقوفونکو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہیگی، اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائیگی، اور ذلت کے سیاہ داغ انکی منحوس چہرونکو بندروں اور سوٗرونکی طرح کردینگے" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ سطر ۹ سے ۲ تک) مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۱۸۹۷ء۔ سُبحان اللہ کیا تہذیب اور شائستگی ہی انھیں کو حضرت رحمۃ للعالمین کا ظل اور دوسرا جنم اور جمالی ظہور کہا جاتا ہے، اور حضورؐ کو جلالی مظہر اب کوئی اِن دل کی اندھوں سے دریافت کرے کہ حضور النور صلے اللہ علیہ وسلم کو مخالفین نے کیسی کیسی تکلیفیں دی ہیں۔ مگر کسی وقت کسی قسم کی سخت الفاظ آپنے نکالے ہیں؟ کوئی ثابت کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، بلکہ اُس نازک وقت میں جسوقت جان لینی کیواسطے مخالفین حملے کررہی تھی اُسوقت حضور النور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر یہ جانتے نہیں ہیں ناواقفی سے میرے ساتھ دشمنی کررہی ہیں، اب مجھی یہ کہنا ہی کہ مرزا صاحب نے بوصفات اپنے مخالفوں کیلئے تجویز کی تھی وہ اُسوقت کیلئے کی تھی جسوقت انکی وہ پیشینگوئیاں پوری ہو جائینگی یعنی منکوحہ آسمانی انکی آغوش میں آجائیگی، اور اُسکا شوہر مرجائیگا جسکے لئے وہ قسمیہ اقرار کرچکے ہیں، مگر اب تو قدرت خدا نے آفتاب کیطرح روشن کردیا کہ مرزا صاحب کی اِن دونوں مرادوں سے ایک بھی پوری نہ ہوئی اور دم واپسین تک اپنی نامرادی پر کف افسوس ملتے ہوئے جان دی، واے بر ناکامی ایشاں، اب کہنا یہ ہی کہ جب یہ دونوں پیشینگوئیاں پوری نہ ہوئیں تو اب انصاف سے فرمایا جائے کہ مرزا صاحب کے مذکورہ ارشادات کا مستحق خود جناب والا اور اُنکے موافقین ہوئے یا نہیں؟ ضرور ہوئے، کیونکہ کلام خداوندی نے انہیں مستحق بتایا، ارشاد نبوی نے انہیں جھوٹا اور کذاب کہہ کر انھیں اِن صفات کا مورد قرار دیا، پھر جب مدعی نبوت کی ایسی مستحکم پیشینگوئیاں جھوٹی ہو گئیں تو اسمیں کیا شبہ ہوسکتا ہی کہ سچائی کی تلوار نے اُس مدعی کو اور اُسکی ماننے والونکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ اسمیں کسی کو کیا تامل ہوسکتا ہی، جسنے خدا

اور رسول نے جھوٹا اور کذاب قرار دیا ہو، اُسکی صورت مسخ ہونے میں کسکو تامل ہوسکتا ہی مفتری کی سزا موت کیوقت سے شروع ہوتی ہی اسلئے اُنکی قبر کو کھول کر اُنکی صورت کو دیکھا جائے اور صورت کی مسخ ہوجانیکا معائنہ کیا جائے جسنے مسیح و مہدی ہونیکا دعویٰ کر کے چالیس کروڑ امت محمدیہ پر کفر کا فتویٰ دیدیا ہو اور کسی کافر کو سچا مسلمان نہ بنایا ہو اُسکے جھوٹے ہونے میں کسی کو تامل ہوسکتا ہی؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، پھر یہ ظلم و ستم اس مدعی تک محدود نہیں رہا بلکہ اُسکی ایک خلیفہ گذر گئے، اب دوسرے خلیفہ کی باری ہی مگر انکا تمام زور و شور مسلمانوں ہی کی تباہ کرنے پر ہے کسی کافر پر ہاتھ صاف نہیں کیا جاتا ہندوستان میں کثرت سے ہنود، آریہ، عیسائی وغیرہ ہیں اُنکا کوئی مبلغ یہ کہہ سکتا ہی کہ ہمنے اتنے ہندو اور عیسائیونکو احمدی بنایا؟ ہرگز نہیں، جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی نے اسلام کو کسقدر ترقی دی تھی، ذرا تاریخ اٹھا کر دیکھو کہ کسقدر یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار کو مسلمان بنایا تھا، قول مذکور کی بعد آخر ص۵۳ اور ص۵۴ میں لکھتے ہیں، خدا کی الہام میں جو توبی توبی ان البلاء علی عقبک ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا، اس میں صریح شرط توبہ[1] کی موجود تھی اور الہام کذبو بایتنا اس شرط کیطرف ایما[2] کر رہا تھا پس جبکہ بغیر کسی شرط[3] کی یونسؑ کے قوم کا عذاب ٹل گیا تو شرطی پیشینگوئی میں ایسے خوف کے وقت میں کیوں تاخیر ظہور میں نہ آتی"، اس عبارت سے نہایت روشن ہوگیا کہ پیشینگوئی کی شرطی ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ اُسکی ظہور میں تاخیر ہوگئی یعنی احمد بیگ کا داماد ڈھائی برس کی اندر نہ مرا، اسکی دو سطر بعد نہایت زور سے یہ کہتے ہیں کہ انجام کار اس پیشینگوئی کا ظہور ضرور ہوگا، اسکا شرطی ہونا اُسکی ظہور کو روک نہیں سکتا وہ قول ملاحظہ ہو بقلم جلی لکھتے ہیں

ساتواں اقرار

اور نہایت فیصلہ کن مقولہ

یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد نہ مرا) (۱) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا، اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار

[1] اس میں توبہ کی شرط ہرگز نہیں سمجھی جاتی ۱۲ [2] یہ بھی محض غلط ہے اور نہ یہ الہام الٰہی ہے ۱۲ [3] خدا کے معین کردہ بات میں ہرگز تاخیر نہیں ہوسکتی تاخیر پر اعتراض کرنا عین ایمان کی بات ہے ۱۲ منہ

نہیں، یقیناً سمجھو کہ (۲) یہ خدا کا سچا وعدہ ہے (۳) وہی خدا جسکی باتیں نہیں ٹلتیں،
(۴) وہی رب ذوالجلال جسکے ارادونکو کوئی روک نہیں سکتا" (ص‌ ۵۵ سطر ۶ سے ۸ تک)
اس ساتویں اقرار میں مرزا صاحب چھ باتیں کہتے ہیں (۱) یہ کہ اگر احمد بیگ کا داماد
نہ مرا تو میں بدترین خلائق ثابت ہونگا یعنی مجھ سے بدتر دنیا میں کوئی نہوگا (۲) یہ کہ
یہ پیشینگوئی میرا افترا نہیں ہے بلکہ الہام ربانی ہے (۳) دوسرے عنوان سے کہتے
ہیں کہ یہ قول کسی خبیث مفتری کا نہیں ہے (۴) اس قول کو خدا کا سچا وعدہ کہتے
ہیں خدا نے دیکھا دیا کہ یہ خدا کا وعدہ نہیں ہے بلکہ بالیقین خدا پر افترا ہے، (۵) اپنی
پیشگوئی کو اس خدائیتعالےٰ کی باتوں میں بتاتے ہیں جسکی باتیں نہیں ٹلتیں (۶)
یہ کہ اپنی بات کو اس قادر مطلق کے ارادوں میں شمار کرتے ہیں، جسکے ارادوں کو کوئی
روک نہیں سکتا حالانکہ یہ دونوں باتیں بھی محض غلط ہیں کیونکہ یہ پیشینگوئی غلط ثابت
ہوئی اور احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہ مرا اسلئے اس پیشینگوئی میں مرزا
صاحب کے پانچ جھوٹ ثابت ہوئے اور ایک قول پہلا وہ سچا ثابت ہوا مگر وہ سچا قول
ایسا ہے جسنے جھوٹوں کا سرگروہ اونھیں قرار دیا کیونکہ ہر بد سے بدتر بالضرور جھوٹوں کا
سرگروہ ہوگا، اب اسپر غور کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب اپنے جھوٹے دعوؤں پر کسقدر اپنا
وثوق اور اعتماد ظاہر کرتے ہیں، اور ایک طریقے سے نہیں چار طریقوں سے اُسکے ظہور پر
وثوق بیان کیا ہے پہلے یہ کہا کہ اگر احمد بیگ کی داماد کی متعلق پیشینگوئی پوری نہ ہو یعنی وہ میرے
سامنے نہ مرے تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا یعنی بدترین خلائق ہونگا مجھ سے بدتر دنیا میں
کوئی انسان نہ ہوگا، اب خوب خیال کیا جائے کہ اگر یہ پیشینگوئی پوری نہ ہو تو مرزا صاحب اپنے اس
اقرار سے بالیقین اس قول کے مصداق ٹھہرینگے کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ اونکے قول کے بموجب انھیں ہر بد سے
بدتر نہ کہا جائے کیونکہ جب دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور برسیں گذرگئیں مرزا صاحب کو قبر میں عذاب اُٹھاتے ہوئے*
زندہ رہکر مرزا صاحب کی جھوٹے ہونیکا معاینہ کرتا رہا یہانتک کہ پہلے خلیفہ کو بھی قبر میں ڈالکر دوسرے خلیفہ کی تاک میں ہے

* ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

اب مرزا محمود صاحب اپنے باپ کے آغوش میں جائیں یا نجائیں مرزا صاحب کی حالت معلوم ہوگئی، دوسرے یہ کہ اُسکے مرنیکو یقینی خدائی وعدہ کہتے ہیں پھر یہ معمولی وعدہ نہیں ہے جو مرزا صاحب کے نزدیک کبھی جھوٹا بھی ہوجاتا ہے اور یعدُ ولا یوفی کا مصداق ہوتا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب اسکو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں وہ ضرور پورا ہوگا تیسرے یہ کہ اُسے خدا کا وعدہ بیان کرکے اسکی یہ صفت بیان کرتے ہیں کہ اُسکی باتیں نہیں ٹلتیں جو وہ کہتا ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے سچ ہے لا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ اُسکا ارشاد ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری کوئی بات نہیں بدلتی جو کہدیا گیا وہ ضرور پورا ہوگا۔ اب چونکہ اسنے داماد احمد بیگ کی موت کا وعدہ کیا ہے وہ ٹل نہیں سکتا، میری زندگی میں وہ ضرور مریگا، چوتھے یہ کہ یہ وعدہ اس پروردگار کا ہے جو صاحب جلال ہے کسیوقت اپنے مخالفوں اور منکرین پر عظمت وجلال کی شان ظاہر کرتا ہے کسکی مجال ہے کہ اُس ذوالجلال کے ارادوں کو روک سکے احمد بیگ اور اسکا داماد مخالف اور منکر رہا اسلئے وہ رب ذوالجلال انکی نسبت اپنے جلال کے اظہار کا ارادہ کرچکا ہے اس ارادہ کو کوئی روک نہیں سکتا، اب وہ ایمان لا ہی نہیں سکتا اور کوئی بات ایسی نہیں ہوسکتی جسکی وجہ سے یہ پیشینگوئی پوری نہ ہو اگر ایسا ہو تو خدا کا عالم الغیب نہ ہونا اور سچا وعدہ کرکے پھر بھی اُسے پورا نکرنا اور بدل جانا ثابت ہوگا، غرضکہ خدائی درہم وبرہم ہو جائے اگر یہ پیشینگوئی پوری نہو اب ناظرین حق پسند ان سات آٹھ اقراروں کو اور بالخصوص اس اخیر اقرار کو دیکھیں کہ وہ اپنے اقرار اور یقینی الہام کے بموجب جھوٹے اور بدترین خلائق ثابت ہوتے ہیں اور انکا جھوٹا اور کذاب ہونا دنیا پر مثل آفتاب کے روشن ہورہا ہے اب کسی صاحب عقل و فہم کے نزدیک ایسا شخص بزرگ عالی مرتبہ نہیں ہوسکتا اب اسکو نبی اور مسیح موعود اور مہدی ماننا کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہے۔ اب اگر مان لیا جائے کہ حضرت مسیح اسرائیلی جنہیں شریعت محمدیہ نے مسیح موعود کہا ہے مرگئے ہوں اور کوئی دوسرا عالی مرتبہ بزرگ مسیح موعود ہو تو وہ مرزا کسی طرح نہیں ہوسکتے بالفعل ۲۰ دسمبر ۱۹۲۲ء کو جو خلیفہ قادیان نے اپنے خاص چیلے میاں اللہ یار عرف اللہ دتا سے ایک چیلنج شائع کرایا ہے جسمیں انہوں نے اپنے خام خیال کی بموجب حضرت مسیح علیہ السلام کی موت ثابت کرکے یہ سمجھے ہیں کہ مسیح

قادیان کا مسیح موعود ہونا ثابت ہو گیا مگر افسوس ہی کہ خود مسیح قادیاں کے اقوال نہیں دیکھتے جو اپنے پختہ اقوالوں سے بدترین خلائق ثابت ہو چکے ہیں اور اپنے اقوال سے خدا پر بہت کچھ الزامات لگا چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب کسی مرزائی سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنیکو کہا جاتا ہی تو وہ پہلے حیات و ممات کی بحث کو چھیڑتا ہے یا ختم نبوت کی بحث کو درمیان میں لاتا ہے اب اس سے ہم دریافت یہی کرتے ہیں کہ اس بحث سے کیا فائدہ اگر ہم مان بھی لیں کہ حضرت مسیح مر گئے اور ختم نبوت نہیں ہوئی مگر یہ یقینی بات ہے کہ جو اپنے کرداروں اور اپنے اقراروں سے جھوٹا کذاب مفتری ہر بد سے بدتر ثابت ہو گیا ہو وہ مسیح موعود اور نبی نہیں ہو سکتا اور ہرگز نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود کا مرنا ایسے جھوٹے کذاب کو سچا نہیں بنا سکتا اسی طرح میں عام گروہ مرزائیہ سے اور بالخصوص میاں اللہ دتا سے عرض کرتا ہوں کہ جنکے قولوں پر آپ ایمان لا چکے ہیں اور انکو مسیح موعود مان چکے ہیں انھیں کے الہامی اقوال کو ہمنے آپ کی سامنے پیش کیا ہے انکو ملاحظہ کیجیے کہ انکی صداقت پر اور انکے الہامی ہونے پر مرزا صاحب کو کسقدر وثوق ہی انکو آپ نہ مانینگے آپ اپنی فہم و عقل کو کیوں برباد کرتے ہیں اور ایسے اقراری جھوٹے کو جھوٹا نہیں مانتے اور علانیہ طور سے مسیلمہ کذاب ثانی کو مان کر جہنم میں جانا پسند کر رہے ہیں مختصر مگر یہ عرض کرتا ہوں غور سے ملاحظہ کیجیے کہ مرزا صاحب کس زور و شور و یقین سے داماد احمد بیگ کے مرنے کو اپنے زندگی میں بیان کر رہے ہیں اور کیسے وعدہ خداوندی کہکر اُسے یقینی الہام بتا رہے ہیں مگر غضب یہ ہے کہ باینہمہ یہ سب جھوٹ کا طومار نکلا اور احمد بیگ کا داماد انکی زندگی میں انکی سینہ پر مونگ دلتا رہا اور انھیں مری ہوئی برسیں گذر گئیں اور وہ زندہ موجود رہ کر انکی روح کو تڑپا رہا ہی اے مرزائی حضرات آپ انھیں بدترین خلائق ماننے میں تمھیں کیا عذر ہی کچھ تو کہو اے حق کے دشمنو اس قول نے تو ان کے سارے دعوؤں کو جھوٹا ثابت کر کے انھیں[1] ہر بد سے بدتر ثابت

[1] اب میں میاں اللہ دتا سے التماس کرتا ہوں کہ آپ کے رسالہ میں جو چیلنج دیا گیا ہے وہ کسی بڑے واقف نے آپکو دھوکا دیا ہی در حقیقت وہ منافق معلوم ہوتا ہے مرزا صاحب کا یہ قول اسکے پیش نظر ہے وہ جان چکا ہی کہ مرزا صاحب اپنے اقرار سے بدترین روزگار ثابت ہو چکے ہیں اور انکے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں اب اگر کوئی دوسرا مدعی ایسا نکلے جیسے مرزا صاحب ہیں اور اُسنے انھیں کی مثل جھوٹے دعوے کئے ہوں تو مرزا صاحب اپنے اس قول میں جھوٹے ہو جائینگے اور ہر بد سے بدتر ٹھہرینگے بلکہ اُن کے مثل ایک دوسرا جھوٹا بھی نکل آئیگا ۱۲

کردیا، وہ کون دعوی ہے جس پر انھوں نے اس سے زیادہ اپنا وثوق ظاہر کیا ہو، اور بالفرض اگر کیا بھی ہو تو جب اسقدر موکد اور مکرر اقرار جھوٹا ہوگیا، اور اپنے مکرر اقراروں سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے تو اب کسی اہل حق، صاحب عقل کے نزدیک کسیطرح وہ سچے نہیں ہوسکتے اب اگر کوئی بی ایمان اُنکی مجبوری اور معذوری بیان کرکے خدا پر جھوٹ بولنے اور فریب دینے کا اقرار کرے تو اُسنے خدائی پلٹ دی، دہریہ ہوگیا، جب اُسکا خدا ان صفات کا ہے تو اسکے رسول کیا چیز ہونگے، وہ جھوٹوں اور فریبیوں کے رسول ہونگے اور اُنھیں جھوٹ کی تعلیم دینگے اور اپنے ہمراہ جہنم میں اُنھیں لے جائینگے، کلکتہ کے مرزائی ایسے بدترین خلائق کے ماننے پر ترقی کا مدار بتاتے ہیں کیسا فریب نکالا ہے، خیال کیا جائے کہ جسنے دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر ٹھہرا کر دنیا کو اسلام سے گویا خالی کردیا ہو، اور گروہ کفار میں کروڑوں کی ترقی دیدی ہو، اُس سے اسلام کو ترقی ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں، جو اپنے اقرار سے ہر بدسے بدتر بالیقین ثابت ہوگیا ہو، اُسے ترقی اور نجات کا سبب بتانا اپنے کو مسلوب العقل ثابت کرنا یا دنیا کو علانیہ فریب دینا ہی، اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کی بموجب بدترین خلائق شخص تھا مرزائیونکا یہ کہنا کہ ہمارے گروہ کو بہت کچھ ترقی ہورہی ہی جھوٹی تعلی کے علاوہ یہ اُنکے فخر کی بات نہیں ہے، آریونکو بہت زیادہ ترقی ہورہی ہی، ہزاروں مسلمان آریہ ہوگئے، کئی مولوی آریہ ہوگئے، ضلع فرخ آباد میں وہ تبلیغ کرتی ہیں، پادریونکی دس سالہ رپورٹ دیکھو، ہزاروں کیا لاکھونکی تعداد ہر دس برس میں عیسائی ہوجاتے ہیں یہ کوشش وسعی اور روپیہ صرف کرنیکا نتیجہ ہے[ف] گروہ بابی نے تو یورپ اور امریکہ میں ترقی کی ہی اور کثرت سی انگریز اور بڑی بڑی میمیں بابی ہوگئی ہیں، غرضکہ نصاریٰ کو انھوں نے اپنے طور کا مسلمان بنایا ہے، مرزا جھگنے اور اُنکے گروہ نے تو کسی جماعت کفار کو اپنا سا مسلمان بھی نہیں بنایا مسلمانونکو ہی کافر بنایا اور بناتے ہیں، غرضکہ ہر طرف سے کفر کی ترقی ہے مسلمانونکو دین کا خیال نہیں دین کی تائید اور گمراہی کے مٹانیکو جھگڑا سمجھتے ہیں کسیطرح مدد کرنا نہیں چاہتے اسکی وجہ یہی ہی کہ قیامت قریب ہے، اور حدیث میں آیا ہی کہ اشرار ناس پر قیامت آئیگی یعنی جب تمام دنیا پر

ف عیسائی کروڑوں روپیہ صرف کرتے ہیں اسکے نتیجہ بہت زیادہ دیکھتے ہیں مرزائی اسقدر نہیں صرف کرتے اسلئے اس نتیجہ کو نہیں پہونچتے ہزاروں صرف کرتے ہیں اسلئے اوسیقدر اسکا نتیجہ دیکھتے ہیں ۱۲ منہ

شرو فساد اور کفر و کفریات پھیل جائیگا، اُس وقت قیامت آئیگی، مرزائیونکو دیکھنا چاہیے کہ کس کسطرح سے انھیں گفتگو میں عاجز کیا گیا ہو لاجواب بنائے مرزا کی دجل و فریب میں اُبھر کر شائع کیے گئے اُنکے پاس بھجوائے گئے جواب سے عاجز ہیں، اگر دلوں پر تو انکی مہر ہو گئی ہو اور گمراہ کرنیوالوں نے اپنے پیٹ بھرنے کیلئے انہیں حقانی رسائل دیکھنے سے روک دیا ہی پھر وہ ایمان کیسے لائیں مگر ہم خیر خواہی سے باز نہ رہینگے، مرزا صاحب کا جھوٹا اور دہریہ بدتر ہونا تو انکی اقراروں سے ثابت کر دیا گیا، اب مرزا صاحب کے دہریہ ہونے کا ثبوت ملاحظہ ہو،

مرزا صاحب کے دہریہ ہونیکا ثبوت

ناظرین آپنے مرزا صاحب کا اقراری و یقینی جھوٹا ہونا تو معلوم کر لیا اب میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بھی معلوم کر لیں کہ مرزا صاحب صرف جھوٹے ہی نہیں ہیں بلکہ علانیہ دہریہ ہیں خدا اور رسول کو نہیں مانتے، اُن کی متعدد تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، توہین انبیا میں ان کی ایک عبارت نقل کر کے دیکھاتا ہوں، انبیا کی توہین بجز منکر نبوت اور دہریہ کے کوئی نہیں کرسکتا مگر مرزا صاحب نے علانیہ طور سے بہت زور و شور سے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی ہے جنکی تعریف قرآن مجید میں بہت جگہ آئی ہے اور انھیں سچا نبی فرمایا ہے، اور اُن کے معجزات بیان کیے ہیں، مگر مرزا صاحب اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۷ میں اونھیں حضرت مسیحؑ کی نسبت لکھتے ہیں، **مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا (یعنی حضرت مسیح سے جنکو یسوع بھی کہتے ہیں) ممکن ہی کہ آپنے معمولی تدبیر کیساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسے بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپکی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے**

ك دیکھا جائے کہ مرزا صاحب یہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ صرف نیک انسان بھی نہ تھے اور نبی تو کیا ہوتے اس توہین کی کچھ انتہا ہے ۱۲ منہ

خیال ہو سکتا ہی کہ اُس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے
اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہی
اور اسی تالاب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر
ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اُس تالاب کا معجزہ ہی اور آپ کے
ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق
عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں، آپکا خاندان بھی نہایت
پاک اور مطہر ہی تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی
عورتیں تھیں جنکے خون سی آپکا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ
بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہو گی آپکا کنجریوں سی میلان اور
صحبت بھی شاید اسی وجہ سی ہو کہ جدی مناسبت درمیان
ہی ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دیسکتا

کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اوسکے سر پر ملے اور اپنے بالونکو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے، انتہی

صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۵ کے صفحہ ۲۴ سے ۲۷ تک یہ عبارت مع اُسکی کچھ شرح کی لکھی گئی ہے جس سے دہریت کے علاوہ اُنکا جھوٹ و فریب بھی ظاہر ہوتا ہے اُسے بھی ملاحظہ کر لیجیگا، طالبین حق کو غالباً یہ شبہ ہوگا کہ مرزا صاحب نے بہت زور و شور سے اسلام کا دعوے کیا ہے اور براہین احمدیہ میں اسلام کی حقانیت پر بڑی دلیل لکھی ہے پھر اونھیں دہریہ کسطرح کہہ سکتے ہیں، اسکا جواب غور سے ملاحظہ کیجیے، اور مرزا صاحب کے مختلف رسائل کو دیکھیے مرزا صاحب کا اصل مقصود یہ تھا کہ تمام دنیا کے انسان یعنی یہود، عیسائی، ہنود، مسلمان عام اور خاص تمام مذہب والے مجھے مقدس اور بزرگ مان لیں، اسی وجہ سے اُنھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں[1] انکو یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب مانتے ہیں اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ میں نبی اور رسول ہوں اور امام مہدی ہوں جنکو عام اور خاص مسلمان سب مانتے ہیں اور ہندوؤں سے یہ کہا کہ میں کرشن اوتار ہوں مگر قدرت خدا یہ ہوئی کہ کسی مذہب کے ذی فہم شخص نے بھی اونھیں نہیں مانا، ہمارے بھائی مسلمان ہی اُنکے فریب میں آ گئے اور اب تک آ رہے ہیں اور اونکے مبلغین کہیں کفار پر تبلیغ نہیں کرتے بلکہ جاہل مسلمانوں کو ہی بہکاتے پھرتے ہیں اب ظاہر ہے کہ جب کسی مذہب والے نے اُنھیں نہ مانا کچھ مسلمان ہی اونکے پھندے میں آئے تو اونھیں ضرور ہوا کہ اپنے آپکو مسلمان ظاہر کریں، دہریہ کو تو جھوٹ بولنا اور فریب دینا کوئی بات نہیں ہے اپنے مطلب کیلئے سب جائز سمجھتے ہیں اسی وجہ سے مرزا صاحب نے اپنا یہ رنگ دکھلایا، اور اُونکے بیٹے مرزا محمود ہنود کا مذہب اختیار کر کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مرزائی جنم میں آنا بیان کرتے ہیں (نعوذ باللہ) بھائیو کیا غضب ہے کہ ایسے علانیہ جھوٹے دہریہ کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنم بیان کرتے ہیں

[1] جس سے یہ بھی ظاہر ہو جائیگا کہ یسوع و مسیح دونوں ایک ہی بزرگ کے نام ہیں یسوع کوئی دوسرا شخص نہیں ہے ۱۲ منہ

اب ناظرین اسکو ملاحظہ کریں کہ اس رسالہ کے صفحہ ۵ سے صفحہ ۱۲ تک ایک مطلب کے بیان میں چوّن ۵۴ جھوٹ لکھے گئے ہیں اب تمہیں انصاف سے کہو کوئی ایسا جھوٹا شخص مجدد یا نبی و رسول ہو سکتا ہے ضرور یہی کہو گے کہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور اُسی صفحہ ۵ سے صفحہ ۲۵ تک اونکے سات پختہ اقرار ہیں، جن سے وہ جھوٹے ہوتے ہیں اور پہلے اور ساتویں اقرار میں جو اپنی صداقت میں آٹھ دلیلیں بیان کی ہیں اُن دلیلوں سے بھی خود جھوٹے ٹھہرتے ہیں، اب میں تمام مسلمانوں سے کہتا ہوں یہ قول تو آپ انکا دیکھ چکے جسمیں اونھوں نے ایک بڑے نبی عظیم الشان کی ہجو کی ہے جنکی عظمت و شان اور انکا سچا ہونا قرآن شریف میں بہت جگہ آیا ہے اور جنکے متعدد معجزات بیان کئے گئے ہیں، اونھیں یہ مکار و فریبی کہتا ہے اب میں تمام طالبین حق کی خیر خواہی کیلئے انکی مذہبی حالت کی عام اطلاع دیتا ہوں،

ﷺ اور بدترین خلائق ثابت

انکی مذہبی حالت کی عام اطلاع

معززین کلکتہ کو اس کی اطلاع نہ ہوگی کہ اِسوقت میں اسلام کے لئے مرزائی فتنہ نہایت خطرناک ہے، مرزا غلام احمد قادیانی جو اِن کا مرشد اور گمراہ کرنیوالا ہے وہ درحقیقت ایک ملحد دہریہ شخص تھا، مگر نہایت ہوشیار اور چالاک تھا، چاہتا یہ تھا کہ ساری دنیا مجھے مانے، اسی لئے اُنھوں نے دعوے کئے ہیں کہ میں اسوقت کا مجدد، امام، مسیح موعود، امام مہدی نبی، رسول ہوں، مسلمانوں اور یہود و عیسائیوں کیلئے اور ہندوؤں کیلئے کرشن ہوں، اور مسلمانوں کیلئے صرف دعویٰ نبوت ہی نہیں ہے بلکہ افضل الانبیاء ہونیکا دعویٰ ہے، اور تمام انبیائے کرام کی مذمت و توہین کی ہے، اور ایک بڑا ظلم یہ ہے کہ حضرت مسیح کی نہایت ہی توہین کی ہے، باوجودیکہ اُنکے ماننے والے انھیں خدائی میں شریک کرنیوالے دنیا کے بادشاہ ہیں، مگر مرزا صاحب سے کسی پادری نے کچھ گرفت نہیں کی، آخر میں مرزا صاحب نے یہ بھی کہدیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خدائی اختیارات دیدیئے ہیں، البتہ دعویٰ خدائی میں کچھ دیر تھی غالبًا مریدوں کا امتحان لے رہے تھے، کہ انہیں اس دعوے کے قبول کرنے میں کوئی عذر تو نہو گا، اسی حالت میں بُری حالت سے انکا انتقال ہو گیا

لے رسالہ دعویٰ نبوت مرزا ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

خدائے قدوس پر بھی اُنھوں نے ناشائستہ طور سے الزامات لگائے ہیں کسی وقت وہ بھی دکھائے جائینگے[لہ]
یہ سب باتیں اُنکی دہریہ ہونیکو ثابت کرتی ہیں، مگر چونکہ اُنکے دعوی کو بجز مسلمانوں کی کسی گروہ
یہودی یا عیسائی یا ہنود نے نہیں مانا، یہ بدنصیبی مسلمانوں ہی کے حصہ میں تھی اس لیے
مرزا صاحب نے مسلمان ہونیکا دعویٰ کیا تاکہ یہ گروہ قابو میں رہے پہلے انکا بہت شور و غل تھا
اور ہر جگہ مناظرہ کے اشتہارات دیتے تھے، شہر مونگیر و بھاگلپور میں بہت زور تھا اور بہت مسلمان
انکے فریب میں آنیوالے تھے حضرت مولانا سید ابو احمد صاحب عم فیضہم خاموش تھے انکی حالت سے واقفیت
نہیں رکھتے تھے، بہت مسلمانوں نے آکر دریافت کیا، آپنے اُنکی کتابیں دیکھکر مرزا صاحب کی حالت معلوم
کی اور انکی گمراہی سے واقف ہوکر متوجہ ہوئے اور پہلے مناظرہ کرایا، اور قادیان کے مخصوص اشخاص مناظرہ
کیلیئے آئے خدا کا شکر ہے کہ قادیانیوں کو اس مناظرہ میں ایسی شکست اور ذلت ہوئی کہ کہیں نہیں ہوئی
اور عام جلسہ میں بعض قادیانی بول اُٹھے کہ ایسی شکست ہمیں کہیں نہیں ہوئی تھی جیسی یہاں ہوئی، اس کی
کیفیت چھپکر مشتہر ہو چکی ہے اور سکرٹری انجمن کلکتہ کو بھیجی گئی ہے اسکے بعد اس گروہ نے تقریری مناظرہ
سے انکار کیا ہے اُسوقت تک حکم مقرر کرنے سے انکار نہیں کرتے تھے مگر جسوقت سے **فاتح قادیان**
مولوی ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ قاسم علی مرزائی سے ہوا اور اس جلسہ میں ایک معزز غیر مذہب
حکم مقرر ہوئے تھے اور تین سو روپیہ انعام کا غالب فریق کیلیئے قرار پایا تھا، مولوی صاحب غالب ہوئے
اور **فاتح قادیان** کا لقب پایا اور حکم کی منصفانہ رائے سے وہ روپیہ مولوی صاحب کو ملا
اور مرزائی نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کے مصداق ہوئے اُسوقت سے مرزائی حضرات کو حکم کے نام سے
لرزہ آتا ہے، حالانکہ تمام دنیا اسکی شہادت دیسکتی ہے کہ فیصلہ کیلیئے حاکم یا حکم کا ہونا ضرور ہے مگر الحمد للہ
مرزا صاحب کے کاذب ہونیکے ثبوت میں ہمیں کسی حکم کی بھی ضرورت نہیں ہے حاکم حقیقی نے خود مرزا کی
زبان سے انکے قلم سے اسکا فیصلہ نہایت کامل طور سے کرا دیا، اور دیکھنے والوں نے دیکھ لیا اور جنکی
آنکھیں ہیں وہ دیکھینگے اور جنکے کان ہیں وہ دوسروں سے سن لینگے کہ مرزا صاحب اپنے

[لہ] اور فیصلہ آسمانی وغیرہ میں کچھ دکھایا گیا ہے اُسکے حصہ ا کا صفحہ ۱۸ و صفحہ ۸۶ و حصہ ۲ کا صفحہ ۵۳ و صفحہ ۱۵۰ ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

متعدد اقراروں نے اپنی پختہ قسم سے جھوٹے ثابت ہوئے، یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ صرف زبانی اور جسمانی اقرار نہیں ہیں بلکہ روحانی اور الہامی اقرارات ہیں، ان اقراروں کا مجموعہ پہلے چھپ کر مشتہر ہو چکا ہے جسکا نام چشمۂ ہدایت ہی اور خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے پہلے قادیان بھیجا گیا ہی اُسکے بعد کلکتہ کے مرزائیوں نے جب اپنا چیلنج بھیجا اسکے جواب میں خانقاہ سے متعدد چیلنج اور رسائل پچاس کی تعداد میں بھیجے گئے ہیں اُنمیں رسالہ چشمۂ ہدایت بھی بھیجا گیا ہے، اس چیلنج میں اُنکی چند اقرار ہیں، اب حضرات مرزائیوں کو بڑا صدمہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب نے صرف اپنے جھوٹے ہی ہونے پر کفایت نہیں کی بلکہ نہایت زور سے اپنے کامل وثوق والہام سے اپنے بدترین خلائق ہونیکا اقرار کیا ہی اور اپنے تمام ماننے والوں کو عاجز ولاجواب کر دیا ہی، اب کسی کو جائے دم زدن نہیں رہی، کلکتہ کے مرزائیوں کو چاہیے کہ مرزا محمود کو مع اُنکے تمام اسٹاف کے بلائیں بلکہ دنیا بھر کے مرزائیوں کو جمع کر کے واویلا کریں اور مرزا صاحب کی قبر پر جا کر روئیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر ایسے بدترین خلائق سے علٰحدہ نہ ہوئے تو یقین کر لیں اور ہم سے اسٹامپ پر لکھوا لیں کہ قیامت تک اُنکی روح روئیگی اور ہمیشہ کیلئے بدترین خلائق کے ہمراہ رہینگے، اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی اگر کچھ حوصلہ ہے تو اس چیلنج کا جواب دیجئے، مگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں دیسکتے اور ہرگز نہیں دیسکتے اور اسکو بھی خوب سمجھ لیں کہ النبوۃ فی الاسلام اور حق الیقین اور دیگر مہملات سے اسکا جواب نہیں ہو سکتا نبوت ختم ہوئی یا نہیں ہوئی، مگر مرزا اس لائق نہیں کہ وہ نبی یا مجدد ہو سکی اگر اسکی تصدیق چاہتے ہو تو سامنے آؤ مجمع عام میں اسکا فیصلہ کر لو یا خاص تعلیم یافتہ حضرات کے جلسہ میں ہم ہر طرح سے تیار ہیں،

میاں عبدالرحیم مرزائی حقانی رسائل دیکھکر کلکتہ سے بھاگے بھاگلپور میں آئے یہاں بھی رسائل حقانیہ کی بوچھار کی گئی اُنھیں دیکھکر مدراس بھاگے وہاں بھی متعدد رسائل بھیجے گئے مگر وہ ایسے دم بخود ہوئے کہ دم زدن کا نشان نہ رہا،

آخر میں میں نہایت خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ یہ وقت اسلام کیلئے نہایت نازک ہے اگر اس مقدس مذہب سے پوری محبت ہی تو مستعد ہو جاؤ اور جسطرح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت میں لسانی جہاد کیئے تھے اور اپنا جان ومال اللہ کیلئے وقف کر دیا تھا اوسیطرح اسوقت ہر مسلمان پر بالخصوص اہل علم اور صاحب مال پر فرض ہی کہ جہاد لسانی وقلمی کریں اور صاحب مال اپنے روپے کو جنت کا ذریعہ بنائیں اور اتفاق کر کے اوسکی صورتیں نکالیں ورنہ پچھتانا ہوگا،

{ راقم خیر خواہ اسلام **ابو محمود محمد اسحاق** غفرلہ }